Vol. 4 No.4 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سرائیکی شاعری کا اگوان: یتیم جتوئی

A GUIDER OF SIRAIKI POETRY: YATEEM JATOI

Muhammad Kashif Dogar[1]
Muhammad Azeem[2]
Muhammad Aftab[3]

Yateem Jatoi is one of the glorious poet of his age is Siraiki poetry. He was the man with many qualities. He observed the depredation of British Raaj in India. People of this land were simple and tolerant. They were being tortured and punished by the Ruler and their Laws. Social evils wrapped these people in their clutches. Much custom like second marriage has also been one of the problems of this society. Poverty is also a taunt for poor people. They remain unable to fulfill their household duties like the marriages of their young daughter due to their poverty. Yateem Jatoi looks in depths of roots of his society. He is able to hunt up the social evils of society and aware of his people about such hurdles.

Keywords: Yateem Jatoi, Depredation, Siraiki Wasaib, Clutches, British, Raaj, Poverty.

علم بشریات کے ماہرین کہتے ہیں کہ جب انسان نے شعور کی آنکھ کھولی تو اسے ارد گرد کے ماحول بارے سوچ بچار پر مجبور کیا۔ سماجی مظاہر اور نشانیاں نہ صرف انسان کی حسیات کو متاثر کرتے ہیں بلکہ اس کے سماجی رودیوں میں بھی تبدیلی لانے کا سبب بنتے ہیں۔ جہاں تک سرائیکی سماج کا تعلق ہے تو ہمارا وسیب پس ماندگی کا شکار رہا ہے۔ اس سماج کے لوگ جبر واستعداد کے خلاف ہمیشہ نبرد آزما ہوتے رہے ہیں۔ اپنی شناخت کو منوانے اور اسے قائم دائم رکھنے کے لئیے اپنا لہو پیش کرتے رہے ہیں۔

دھرتی کی بقاء لوگوں کی زندگیوں میں خوشحالی لانے کا سبب بنتی ہے۔ انسان اور سماج کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس دھرتی کے لوگوں نے ظالمانہ نظام کے خلاف ہر دور میں آواز بلند کی ہے۔ لوگوں کی محرومیوں کے مداوا کے لیے وسیب کا حساس طبقے اپنی تحریروں میں وڈیروں، جاگیر داروں، سرداروں اور تمنداروں کے خلاف اپنے قلم کی طاقت کے ذریعے نبرد آزما ہوتا رہا ہے۔ اس وسوں کے شاعروں نے اپنی شاعر کا مقصد ہی سماج اور اس کے باسیوں کو بنایا ہے۔ ان شعراء کرام کی ایک طویل فہرست بن سکتی ہے۔ ان میں سے ایک نام غلام حیدر خان، یتیم جتوئی کا ہے۔ یتیم جتوئی کے دور بارے ظہور دھریجہ لکھتے ہیں:

> "یتیم جتوئی 1898ء میں علاقہ جتوئی کے کاشتکار عبدالرحمٰن خان جتوئی کے گھر پیدا ہوئے۔ انگریزوں کے دور کو انہوں نے شعوری آنکھ سے دیکھا۔ ان کی وفات 25، اپریل 1972ء کو ہوئی"(1)

یتیم جتوئی کی شاعری ظالم حکمرانوں کے خلاف اعلان جنگ نظر آتی ہے۔ وہ ایک طرف بر سر اقتدار طبقے سے مخاطب ہوتے ہیں تو دوسری طرف اپنے مجبور، بے کس اور محروم لوگوں کے درمیان موجود نظر آتے ہیں۔ مخصوص لب ولہجہ اور اسلوب پر قادر الکلامی نے انہیں شاعری کے نئے مزاج اور سماج کے نئے رُخ کا واقف کیا ہے۔ سماج کا تصور ہی جرأت کا بیانیہ ہے۔ یہاں دوست اور سجن کی ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگتی ہے۔ جب دوست لاپرواہی برتے تو گلا شکوہ تو بنتا ہے۔ ایسا ہی ایک شکوہ یتیم اپنے سنگتی سے کرتے نظر آتے ہیں:

یاری زلاونی تھئی
لوکین کھلاونی تھئی
مُدساونی گذر گئی
ہک ڈینہ نہ ساونی تھئی

---

[1] Research Scholar Ph.D, Department of Siraiki, The Islamia University of Bahawalpur.
[2] M.Phil Siraiki, The Islamia University of Bahawalpur
[3] Research Scholar Ph.D, Department of Siraiki, The Islamia University of Bahawalpur.

Vol. 4 No.4 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ساہ جھن تے جھات پاواں

ہولے ودی الاواں

ڈیکھاں تاں چوری چوری

جنڈڑی بچاونی تھئی(2)

احساس محرومی، غربت، بھوک افلاس اور بے روزگاری جیسے مسائل کا سامنا اس دھرتی کے لوگوں کو ہمیشہ سے کرنا پڑا ہے۔ دو وقت کی روٹی، سادہ گذران اور صابر شاکر رہنے والے یہ لوگ بڑی بڑی خواہشات کے بارے میں سوچنا بھی گناہ تصور کرتے ہیں۔ معمولی معمولی خواہشیں بھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔ سماج کے فرسودہ نظام نے انسان کی زندگی کو اور بھی مشکل بنا دیا ہے۔ غریب کے گھر اگر بیٹی پیدا ہو جائے تو اس کا امتحان شروع ہو جاتا ہے۔ بیٹی کے جوان ہوتے ہی ماں باپ کو اس کے لیے رشتے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ عزت و احترام سے اپنی بیٹی کو بیاہ دیں۔ مگر یہاں بھی غربت آڑے آتی ہے۔ لڑکے والوں کی بڑی بڑی فرمائشوں سے غریب ماں باپ کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ اپنی بے بسی پر آنسو بہاتے اور اپنے نصیب کا ماتم کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ دوسری طرف بن بیاہی بیٹی بھی اپنی پیدائش کو طعنہ سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو کوستی نظر آتی ہے۔ ماں باپ کی عزت اور بھائی کی آبرو آہستہ آہستہ جوانی سے بڑھاپے کی طرف محو سفر ہوتی ہے تو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کوسنے دیتی نظر آتی ہے:

میں مروینڈی یا میں کنواری نہ ہوندی

جوانی میکوں میں جوانی کوں کھا گئی

کیتی پیو بھرا دی میڈے سیر تے آ گئی

میڈے وس جے ہونداایں جگ تے نہ آندی

نہ پیئو کوئی بنڑیندی نہ ماء پیٹ پیندی

میں دنیا تے درداں دی ماری نہ ہوندی(3)

شاعر اپنی قوم کا سب سے حساس، درد مند، اُشاک اور سچا کا فرد سمجھا جاتا ہے۔ اُس کو آنے والے وقت اور حالات سے آگاہی دوسرے لوگوں کی نسبت بہت پہلے ہو جاتی ہے۔ کسی بھی زبان کا سب سے معتبر اور سچا ادب وہ ہوتا ہے جو اپنے وسیب، اس کے لوگوں اور ان کی حیاتی کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ یتیم جتوئی کی شاعری کے کئی رنگ اور کئی روپ ہیں۔ ایسا نظر آتا ہے کہ سات رنگوں سے مزین یہ کلام ہوس قزاح کی پینگھ بن جاتا ہے۔ ان کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے عظیم محقق، دانشور اور نقاد میر حسان الحیدری یوں رقمطراز ہیں:

"میں نے یتیم جتوئی کی شاعری کا جب مطالعہ کیا تو میرے لیئے یہ بہت مشکل کام تھا۔ اپنے تیئں کوشش کی جو یتیم جتوئی کی شاعری کے موضوعات اور اصناف سخن کو اپنی گرفت میں لے آوں تو مجھے سب سے آسان اور سادہ طریقہ یہی نظر آیا جو میں یتیم کی شاعری میں موجود کیفیات کو ان کے موضوعات کے چندر نگوں کو چھونے کی کوشش کروں، اس طریقہ کار کو استعمال میں لاتے ہوئے مجھے کلام میں سے بہت کچھ کمی کرنی پڑ گئی ہے۔(4)

غربت اور افلاس نے اس دھرتی کے لوگوں کو کچھ اس طرح اپنی گرفت میں لیئے رکھا ہے کہ یہ لوگ بے روزگاری کی وجہ سے دل گرفتہ اور پریشان زندگی کا روگ اپنے سینے سے لگائے زندگی کے دن گذارتے نظر آتے ہیں۔ سماج میں غربت کے سبب یہ لوگ تعلیم کے زیور سے محروم تو ہیں ہی، ان کے اعتقادات پر نام نہاد مذہبی رہنما مولوی اور اس کے چیلوں نے طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے ان کی حیاتی کو مزید مشکل میں ڈال دیا ہے۔ یہاں سود خور موجود ہیں جو اپنے لوگوں کا ماس

Vol. 4 No.4 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ زمانے کی بدحالی کا منظر سماج میں بکھرا نظر آتا ہے۔ رشوت جیسی سماجی لعنت کا دور دورہ ہے۔ یہاں سوالی سوال کرتا نظر آتا ہے لیکن اس غریب کی سننے والا کوئی نہیں۔ یتیم جتوئی ایسے مکار لوگوں کے چہروں سے یوں نقاب اُٹھاتے نظر آتے ہیں:

ولی ہاں نہ ملاں نہ واعظ نہ قاضی
گویا نہ ذاکر نہ ناچا اعزازی
نہ عالم نہ فاضل مجاہد نہ غازی
فقط ناز اللہ دی بندہ نوازی
سڈاون مسلمان تے سود کھاوِن
غذا ماس خنزیر اپنی بناون
بہوں گرم بازار رشوت ستانی
شکل پارسائی تے اندھی جوانی
غریباں دی سُنڑ دا نہ کوئی کہانی
بجز فیس سائل تے غصہ گرانی
گنہگار خوش بے گناہ آبدیدے
غضب ہے کہ اَج تئیں غلط ہِن عقیدے(5)

ہر زمانے کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں اور ہر سماج کی شناخت اُس کی رسمیں ریتیں اور رہتل ہوتی ہے۔ سرائیکی وسیب میں جہاں ایک طرف غربت، بھوک، پیاس، تنگ دستی اور افلاس نے پنجے گاڑھ رکھے ہیں وہاں دوسری طرف اس میں چھوٹی چھوٹی خوشیاں، رسمیں ریتیں اور رواج کی بھی جداگانہ شناخت ہے۔ غربت اور تنگ دستی کے باوجود اس سماج کے لوگ صبر شکر کرنے والے قناعت پسند بھی ہیں اور ریتوں کے پابند بھی نظر آتے ہیں۔ اس خطے میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا رواج کئی صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرا بیاہ کرلینا اور دوسری بیوی کو پہلی بیوی پر پہاج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پہاج یا سوکن کا وجود گھر میں لڑائی جھگڑے کا سبب بنتا ہے۔ یہ جھگڑا جھیڑا کئی کئی نسلوں تک چلا جاتا ہے۔ دونوں بیویاں ایک دوسرے کی سوکنیں یا پہاج کہلاتی ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر گھر میں طوفان کھڑا کردیتی ہیں جو کہ نہ صرف اس گھرانے کی تباہی کا سبب بنتا ہے بلکہ پورا خاندان اس جھگڑے کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اس سماجی المیے کا اظہار یتیم جتوئی نے اپنی شاعری میں یوں کیا ہے:

سخت پہاجیں پاتا شور
رَناں زور تے مرد لغور
نکی نکی آکھیا میں ہاں خواندی
کرسی موڑھے کھٹ تے باہندی
مرد منیندا جو میں چاہندی
اللہ ڈتن سارے زور
وڈی: رَن بے قدری چل بے ذاتی
پنج تیڈی ذات میں سنجاتی

Vol. 4 No.4 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

پیوماءتیڈے چھری پاتی نانانیڈا اظلم چور(6)

یتیم جتوئی کا نظریہ ہے جو شاعر مذہب، ملک قوم کے مفادات کا پابند ہوتا ہے یہ سوچ اُن کی شاعری کو ایک خاص مقصدیت پر مرکوز کر دیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اُن کی شاعری میں داخلی رومانیت کے مقابلے میں خارجی حقیقت نگاری رجحان بہت نمایاں ہے:

شاعر والی سُخن ولایت شاعر قطب قضارے

شاعر اللہ نال کلامی ساجد صبح مسادے

شاعر بلبل باغ رسالت عاشق نور خدادے

شاعر قوم جگاسکدے ہن نال خدائی ایمادے

شاعر ملک دے والی وارث شاعر شاہ شہزادے

شاہ دماغ مدبر شہ دل رکھدن نیک ارادے

شاعر ہیرے لعل کریندن گوہر حلم حیادے

شاعر ہن آزاد ازل توں نہ قیصر کسری دے

قیمت قدر کلام دی ہوئی پیش علیؑ مولی دے

شعر یتیم تیڈے شاہواری نسخے ہن کیمیادے(7)

یتیم جتوئی جدید سرائیکی شعری ادب کا پہلا تخلیق کار ہے جس نے سماج کی جڑوں میں اتر کر اپنی لکھت میں ایسے مسائل کی نشاندہی کی ہے جن کے بارے میں بات کرنا ایک عام شاعر کے بس کی بات نہیں تھی۔یتیم جتوئی نے ناصحانہ شاعری کے ذریعے وسیب میں موجود خامیوں اور خرابیوں کے بارے میں اپنے لوگوں کو روشناس کرایا ہے۔کسی بھی سماج کا بڑا شاعر اپنی دھرتی اور لوگوں کے ساتھ نہ ٹوٹنے والے رشتے سے جڑا ہوتا ہے۔وہ وسیب میں موجود ایسی خامیوں اور خرابیوں سے آنکھیں بند نہیں رکھ سکتا۔سفارش سماج کا بہت بڑا مسئلہ رہا ہے۔اس عمل کی بدولت خوابوں کی تعبیر کو اندھیرے میں ڈوبنے کے لیئے چھوڑ دیا جاتا ہے:

کیا ملاں مرشد ہادی ہن

کیا رہبر خضر لبادی ہن

کیا لیڈر نریامادی ہن

سب فسق فجور دے عادی ہن

ہک پیٹ دی بھاہ بھڑکائی کھڑی ہے

ہر جاءتے سفارش آئی کھڑی ہے

ڈینہہ آگئے برے نصیباں دے

ساہ بند اشراف نجیباں دے

اِتھ کم نئیں یار طبیباں دے

پۓ پیندے لہو غریباں دے(8)

سفارش کی طرح رشوت اور حرام خوری نے سماج کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔اس ناسور نے کئی بے گناہوں کو ناحق سزا دلوادی اور ہنستے بستے گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔رشوت نے ہمارے سماج کو دکھوں اور تکالیف میں مبتلا کر دیا ہے:

Vol. 4 No.4 2020
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کئی بے تقصیر ڈھکائی کھڑی ہے

کئی ناحق دار چڑھائی کھڑی ہے

گھر وسدے سئے اجڑائی کھڑی ہے

نچ رشوت جھمراں لائی کھڑی ہے

ہر جاء تے رشوت آئی کھڑی ہے

کئی ناحق دار چڑھائی کھڑی ہے

رشوت دی ڈین ڈرائی کھڑی ہے

کئی بے تقصیر ڈھکائی کھڑی ہے(9)

انسان کا رشتہ کائنات سے ہے اور کائنات انسان کے بنا ادھوری ہے۔ ذات اور کائنات کا یہ تعلق یتیم جتوئی کی شاعری میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس شاعری میں یہ حقیقت جیتے جاگتے انسان کی تجسیم لئے ہماری آنکھوں کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے اور یہی یتیم جتوئی کی شاعری کا سمبل ہے۔

حوالہ جات

1. ظہور احمد دھریجہ، دریتیم، دوسرا ایڈیشن، پیش لفظ، ملتان، جھوک پبلشرز، 2014ء، ص9۔
2. غلام حیدر خان یتیم جتوئی، کافی، بشمولہ، مقالہ غلام حیدر خان یتیم جتوئی شخصیت تے فن، ریاض احمد بھٹہ، 1992، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور، ص156۔
3. یتیم جتوئی، دُرِیتیم، ایڈیشن دوسرا، ص116۔
4. میر حسان الحیدری، (دیباچہ) دُرِیتیم، جلد اول، ملتان، سرائیکی اکیڈمی، 1967ء، ص18۔
5. یتیم جتوئی، دُرِیتیم، ایڈیشن دوسرا، ص ص36، 37۔
6. ایضاً، ص113۔
7. ایضاً، ص82۔
8. یتیم جتوئی، سفارش (نظم)، مشمولہ، ہفت روزہ، بشارت، مظفر گڑھ، 30 مئی 1955ء، ص5۔
9. یتیم جتوئی، دُرِیتیم، ایڈیشن دوسرا، ص91۔